سیلما لا گرلوو: پہلی نوبیل انعام یافتہ ادیبہ

Selma Lagerlof: First Nobel prize winner Lady

i ڈاکٹر سمیرا اکبر ii ڈاکٹر رابعہ سرفراز iii ڈاکٹر عبدالعزیز ملک

Abstract:

Selma Ottilia Lovisa Lagerlöf is a Swedish fiction writer. She was a first women to win prestigious award Nobel prize in literature in 1909. Her first novel Gösta Berling's Saga published in 1891. By Profession she was a teacher, Her famous Novel "The wonderful adventures of Niles was a teaching project of the Swedish National Teachers' Association, written to teach children geography and information about animals, birds and nature. The novel became so popular that it was translated into many languages and its story was made into a film several times. "The Miracles of Antichrist", "Jerusalem", "The Emperor of Portugallia", "Bannlyst" are her famous Novels. Selma Lagerlöf achieved world fame and her works have been translated into many foreign languages. She died in Marbacka, Sweden in 1940.

Keywords: *Nobel Prize, Literature, Selma Lagerlof, Sweden, Marbacka, Fiction, Magic realism, Sophie Elkan.*

سیلما لا گرلوو ایک سویڈش افسانہ نگار ہے۔ وہ ۱۹۰۹ء میں ادب میں نوبل انعام حاصل کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ ان کا پہلا ناول گوسٹا برلنگ ساگا ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا۔ پیشے کے اعتبار سے وہ ایک استاد تھیں۔ ان کا مشہور ناول *The Wonderful Adventures Of Niles* سویڈش نیشنل کا ایک تدریسی منصوبہ تھا، جو کہ اساتذہ کو انجمن، بچوں کو جغرافیہ اور جانوروں، پرندوں اور فطرت کے بارے میں معلومات سکھانے کے لیے لکھا گیا۔ یہ ناول اتنا مقبول ہوا کہ اس کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا اور اس کی کہانی پر کئی بار فلمیں بھی بنائی گئیں۔ "دجال کے معجزات"، "یروشلم"، "پرتگال کا شہنشاہ"، "بینلسٹ" ان کے مشہور ناول ہیں۔ سیلما لا گرلوو نے عالمی شہرت حاصل کی اور ان کے کاموں کا کئی غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ان کا انتقال ۱۹۴۰ء میں سویڈن کے شہر مارباکا میں ہوا۔یہ مقالہ ان کے تعارفی جائزہ پیش کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: نوبل انعام، ادب، سیلما لیگرلوف، سویڈن، مارباکا، فکشن، جادوئی حقیقت پسندی، سوفی ایلکن۔

سیلما اوٹیلیا لوویسا لا گرلوو (Selma Ottilia Lovisa Lagerlöf) وہ پہلی خاتون ہیں جنھیں ۱۹۰۹ء میں ادب کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ لا گرلوو کا تعلق الفریڈ نوبیل کے وطن سویڈن سے ہے۔ وہ ۲۰ نومبر ۱۸۵۸ء میں ماربکا، سویڈن میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد نیوی آفیسر تھے۔ وہ پانچ بہن بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھی۔ لا گرلوو نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کا بچپن دوسرے بہن بھائیوں سے تھوڑا مختلف تھا کیوں کہ انھیں ایک بیماری کی وجہ سے والدین کی بجائے دادا دادی کے پاس ایک دیہات میں پرورش پائی۔ لا گرلوو کا بچپن فطرت کی قربت میں دادی سے پریوں کی کہانیاں سنتے ہوئے گزرا۔ اس کے علاوہ سویڈن کے قدیم بادشاہوں کے قصے اور لوک داستانیں بھی اس کے بچپن کی سنہری یادوں کا حصہ ہے۔ یہی

i اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد(Corresponding Author)
ii ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔
iii اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

قصے کہانیاں بعد ازاں ان کے فکشن کی بنیاد بنیں۔ انھوں نے دادا دادی کے قصبے میں ہی سکول کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں سٹاک ہوم کی رائل وومن سپیریئر ٹریننگ اکیڈمی میں داخلہ لیا اور ۱۸۸۲ء میں درس وتدریس میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

سیلما لاگرلووو نے پیشہ وارانہ زندگی کا آغاز تدریس سے کیا۔ وہ ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۵ء تک لینڈز کرونا (Landskrona) کے ایک گرلز سکول میں بحیثیت مدرس تعینات رہیں۔ انھوں نے کہانیاں لکھنے کا آغاز بھی اسی دورانیے میں کیا۔ نوبیل انعام کی ویب سائٹ کے مطابق:

> "She had been writing poetry ever since she was a child, but she did not publish anything until 1890, when a Swedish weekly gave her the first prize in a literary competition and published excerpts from the book which was to be her first, best, and most popular work. "GÖsta Berling's Saga" was published in 1891."[1]

سیلما لاگرلووو کا پہلا ناول "GÖsta Berling's Saga" ابھی نامکمل تھا، لیکن اسے معروف رسالے Idun کے منعقدہ ادبی مقابلے میں ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا اور پبلشر نے اس ناول کی اشاعت کے لیے معاہدہ بھی کر لیا۔ یہ ناول ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا۔ انیسویں صدی کے آغاز کا صوبہ ورم لینڈ (سویڈن) اس ناول کا زمان و مکان ہے۔ ورم لینڈ سویڈن کے جنوبی حصے میں واقع ایک تاریخی صوبہ ہے۔ اس صوبے کی وجہ تسمیہ یہاں موجود ورملن نامی ایک بڑی جھیل ہے۔ اس جھیل کے علاوہ اس خطے میں کئی چھوٹی بڑی جھیلیں، تالاب اور ندیاں ہیں۔ یہ ایک پہاڑی اور خوبصورت خطہ ہے جو فطرت سے محبت کرنے والوں کو بہت متاثر کرتا ہے۔ اس صوبے کا طرز رہائش بھی روایتی اور قدیم ہے۔ گوسٹا برلنگ اس ناول کا ہیرو ہے، جو ایک نوجوان اور وجیہہ پادری ہے۔ لیکن وہ کثرت شراب نوشی کی وجہ سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ناکام رہتا ہے اور خودکشی کی کوشش کرتا ہے جسے ایکبی کی مسٹرس مارگریٹا سیمزیلائس (Margarita Samzelius) ناکام بنا دیتی ہے۔ ناول گوسٹا برلنگز ساگاز، گوسٹا برلنگ کی مختلف مہمات کی کہانی ہے جو داستانوں اور پریوں کی کہانیوں کی طرح جادوئی حقیقت نگاری سے بھرپور ہے۔ اس ناول نے زیادہ شہرت انگریزی ترجمے کے بعد پائی۔ اس کا پہلا انگریزی ترجمہ للی ٹوڈر (Lillie Tudeer) نے ۱۸۹۴ء میں کیا۔ یہ ترجمہ امریکا میں دستیاب نہ ہو سکا اور

برطانیہ میں بھی جلد ہی اس کی ساری کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ بعدازاں اسی ترجمے کا ایک ایڈیشن امریکن سیکنڈے نیوین فاؤنڈیشن نے شائع کیا۔ اس ایڈیشن میں وہ آٹھ ابواب بھی شامل تھے جو ۱۸۹۴ء والے ایڈیشن کا حصہ نہیں تھے۔ اس کے علاوہ اس ناول کو کئی مترجمین نے انگریزی روپ دیا۔ جس کی وجہ اس ناول کی شہرت روز بروز بڑھتی گئی۔ ۱۹۲۴ء میں اس ناول پر ایک فلم بھی بنائی گئی جس کے ڈائریکٹر مورس سٹلر (Mauritz Stiller) تھے۔ اس ناول کو ڈرامائی تشکیل دے کر سویڈن ٹیلی وژن پر بھی پیش کیا گیا۔

۱۸۹۴ء میں لاگرلوو کی کہانیوں کا مجموعہ "Invisible Links" کے نام سے چھپا اور بہت زیادہ مقبول ہوا۔ اس مجموعے میں ۱۴ کہانیاں شامل تھیں۔ ان تمام کہانیوں میں سیلما کا اسلوب گوسٹا برلنگز ساگاز والا ہی ہے، لیکن ان کہانیوں کو لاگرلوو کی پہلی تصنیف سے زیادہ شہرت ملی۔ جیری پوگن (Jery Pogan) اس مجموعے کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "An excellent collection of short stories told in Lagerlof's beautiful prose. Most of the stories are told in Lagerlof's unique style of writing that seem to be almost fables or fairy-tales. All of the stories are good but some are fantastic."[2]

۱۸۹۷ء میں لاگرلوو کا ناول "Antikrists Mirakler" شائع ہوا۔ جس کا انگریزی ترجمہ "The Miracles Of Antichrist" کے نام سے Ncroft Flach Pauline Ba نے کیا۔ یہ ناول سسلی روم کی کہانی ہے جب آگسٹس روم کا بادشاہ تھا اور اسی دور میں ہیروڈیروشلم کا سربراہ تھا۔ اس ناول کو لکھنے کے لیے لاگرلوو نے اپنی دوست سوفی ایلکن کے ہمراہ روم کا سفر کیا۔ اس ناول کا ابتدائیہ "When Antichrist comes, he shall seem as Christ" کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔

لاگرلوو کا ایک اور اہم اور مقبول ناول "Jerusalem" ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا۔ یہ ناول دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ ۱۹۰۱ء اور دوسرا حصہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کی کہانی کا زمانہ انیسویں صدی ہے اور لوکیل سویڈن اور یروشلم ہے۔ یہ ناول سویڈن کے لوگوں کی ایک حقیقی ہجرت پر مبنی ہے جو ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ یہ ناول بھی لاگرلوو کی دیگر تصانیف کی طرح بہت معروف ہوا۔ اس ناول کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی کہانی کو کئی بار فلمایا گیا۔ وکٹر ڈیوڈ شیلسٹرم (Victor David SjÖstrÖm)

نے اس ناول کی کہانی کو اپنی دو فلموں Sons of Ingmar (۱۹۱۹) اور Karin Daughter of Ingmar (۱۹۲۰) میں استعمال کیا۔ ڈن مارک کے معروف فلم میکر بل آگسٹ نے اس ناول کو یروشلم کے عنوان سے ہی ۱۹۹۶ء میں فلمایا۔ اس کے علاوہ اس ناول کو کئی بار سویڈن اور دوسرے ممالک میں ڈرامائی تشکیل بھی دی گئی۔

لاگرلوو کی ایک اور افسانوی تخلیق جسے بین الاقوامی سطح پر بہت پذیرائی ملی وہ Nils Holgerssons Underbara ہے جسے ریزا جینام سیوریجی کے "Resa Genom Sverige" نے ترجمہ کیا۔ یہ کہانی بھی دو جلدوں میں شائع ہوئی پہلی جلد ۱۹۰۶ء اور دوسری جلد ۱۹۰۷ء میں منظر عام پر آئی۔ اس ناول کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ "The Wonderful Adventures of Nils" کے نام سے ۱۹۰۷ء شائع ہوا اور دوسرا حصہ "The Further Adventures of Nils" کے نام سے ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔ بعد ازاں اس کے کئی انگریزی تراجم ہوئے اور اکثر تراجم میں دونوں جلدوں کو اکٹھا کر دیا گیا۔ یہ ناول بنیادی طور پر سویڈن کی نیشنل ٹیچرز ایسوسی ایشن کا ایک تدریسی پراجیکٹ تھا۔ جو بچوں کو جغرافیہ سکھانے اور جانوروں، پرندوں اور فطرت کے متعلق معلومات دینے کے لیے لکھا گیا۔ اس ناول کی کہانی کو لیگرلوو نے کئی لوک داستانوں اور افسانوی کرداروں کے ذریعے بڑی مہارت اور عمدگی سے بُنا۔

اس ناول کا مرکزی کردار ایک لڑکا نیلز (Nils Holgersson) ہے جو بہت زیادہ شرارتی ہے وہ اپنی خود غرضی اور شریر طبیعت کے ہاتھوں کا یا کلپ ہو کر بہت چھوٹے قد کا یعنی بونا بن جاتا ہے۔ یہ ناول اس لڑکے کی ہنس پر اوپر بیٹھ کر مختلف جگہوں کی سیر پر مبنی ہے۔ سیر کے دوران نیلز کو مختلف مقامات، پرندے، جانور دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اسے مختلف قسم کی مہمات درپیش رہتی ہیں۔ اس ناول میں فوق الفطرت عناصر کی بھرمار ہے۔ نیلز کو ہواؤں میں اڑتے ہوئے بلندی سے اہل سویڈن کی زندگی، ان کے معمولات، طرزِ حیات اور تمدن کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ لیگرلوو نے قاری کو نیلز کی زبانی اپنے ملک کے جغرافیہ، تاریخ اور اساطیری ماضی سے روشناس کرایا ہے۔ نیلز سفر کے دوران پرندوں سے محبت، ہمدردی اور بے غرضی کا سبق سیکھتا ہے۔ کہانی کا اخلاقی پہلو بہت موثر ہے۔ خاص طور پر فطرت کے احترام اور کرہ ارض کو محفوظ رکھنے کی اپیل اس کہانی کا خاصا ہے جو عہد حاضر کے انسان کے لیے از حد ضروری ہے۔ اس ناول کو بین الاقوامی طور پر بہت شہرت ملی۔ اس ناول پر ۱۹۵۵ میں روس میں ایک اینی میشن فلم The Enchanted Boy

بنی۔ بعد ازاں سویڈن میں ایک فلم Adventures of Nils Holgersson ۱۹۶۲ء میں ریلیز ہوئی جس کے ڈائریکٹر کینی فینٹ (Kenne Fant) ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں جاپان کے نشریاتی ادارے این ایچ کے نے اس ناول پر مبنی ایک ٹی وی اینی میشن سیریز بنائی۔ اس کے بہت سی زبانوں میں تراجم بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ جرمنی اور فرانس میں بھی اس ناول کو فلمی تشکیل دی گئی۔ ۱۹۹۴ء کے نوبل ادب انعام یافتہ جاپانی ناول نگار کنزا بیرو اوئے (Kenzaburo Oe) اپنا انعام وصول کرنے کے لیے سٹاک ہوم آئے تو اس نے اپنے خطبے میں اس ناول کے بارے میں کہا:

> "Half a century ago, while living in the depth of that forest, I read The Adventures of Nils and felt within it two prophecies. One was that I might one day become able to understand the language of birds. The other was that I might one day fly off with my beloved wild geese — preferably to Scandinavia."[3]

لاگرلوو کا ایک اور ناول (Tösen från Stormyrtorpet ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک لڑکی ہیلگا کی جدوجہد کی کہانی ہے۔ اس ناول کو بھی کئی بار فلمایا گیا۔ پہلی بار اسے ۱۹۱۷ء میں The Lass from the Stormy Croft کے نام سے وکٹر سیسٹارم Victor Seastrom نے فلمایا۔ اس کے علاوہ اس ناول کی کہانی پر امریکا، انگلینڈ، جرمنی، ترکی اور ڈنمارک میں فلمیں بنائی گئیں۔

لاگرلوو کا ایک اور قابل ذکر ناول "Berattelese Korkarlen" ہے جو ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا۔ اس ناول پر بھی دیگر فکشن کی طرح جادوئی حقیقت نگاری نظر آتی ہے۔ ان کے فکشن میں خواب اور حقیقت کے مابین امتیاز کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ ناول اس متھ پر مبنی ہے کہ سال کی آخری رات مرنے والا آخری شخص اگلا پورا سال موت کا چھکڑا کھینچتا ہے۔ لاگرلوو نے اس مافوق الفطرت کہانی میں کئی معاشرتی مسائل کو موضوع بنایا۔ اس ناول پر وکٹر سائی سٹروم Victor Sjostrom)) نے ۱۹۲۱ء میں ایک فلم "Phantom Carriage" کے نام سے بنائی۔ فرانس میں بھی اس ناول کی کہانی پر ایک فلم La Charrette FantÔme بنائی گئی۔ ۱۹۳۹ء میں ریلیز ہونے والی اس فلم کے ڈائریکٹر جولین دیوائی ور (Julien Duvivier) تھے۔

لاگرلوو کا ایک ناول "The Emperor of Portugallia" (سویڈش نام: Kejsarn av

Portugallien) ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کا لوکیل بھی لیگرووکا آبائی علاقہ ورملینڈ ہے۔ ناول کی کہانی اس دیہات کے ایک کسان جان اور اس کی بیٹی گلوری گولڈی سنی کیسل کے گرد گھومتی ہے۔ جان اپنی بیٹی سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے۔ گلوری گولڈی سنی کیسل جب ۱۸ سال کی ہوتی ہے تو اسٹاک ہوم منتقل ہو جاتی ہے۔ شروع شروع میں وہ اپنے والد کو باقاعدگی سے خط لکھتی ہے بعد ازاں خطوط کا یہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ بوڑھا جان اپنی بیٹی کی واپسی کی راہ تکتا رہتا ہے، وہ اکثر خوابوں کی دنیا میں رہتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اس کی بیٹی پرتگالیا کی ملکہ بن چکی ہو گی۔ اس نسبت سے وہ خود کو ایک عظیم شہنشاہ تصور کرنے لگتا ہے۔ اس ناول کو بھی بین الاقوامی سطح پر بے حد پذیرائی ملی۔ معروف فلم کمپنی ایم جی ایم نے اس ناول کی کہانی پر ایک فلم The Tower of Lies بنائی۔ جو ۱۹۲۵ء میں ریلیز ہوئی اور اس فلم کے ڈائریکٹر وکٹر سجوسٹارم (Victor Sjöström) تھے۔ ۱۹۴۴ء میں اس ناول کی کہانی کو گوستف مولانڈر (Gustaf Molander) نے The Emperor of Portugallia کے نام سے فلمایا۔ ۱۹۹۲ میں اس ناول کو لارلس مولین نے ڈرامائی تشکیل دی۔

لاگرلووکا ایک اور قابلِ ذکر افسانوی مجموعہ "Troll Och Manniskor" ہے جو دو جلدوں میں شائع ہوا۔ اس افسانوی مجموعہ کی پہلی جلد ۱۹۱۵ اور دوسری جلد ۱۹۲۱ میں سویڈن کے معروف اشاعتی ادارے البرٹ بونئیر پبلشنگ ہاؤس سے طبع ہوئی۔ لاگرلووکا ایک ناول Bannlyst ۱۹۱۸ء میں شائع ہوا۔ یہ بھی ایک منفرد ناول تھا۔ اس ناول کا پلاٹ کینی بالزم (آدم خوری)، شدت پسندی اور پہلی جنگ عظیم کے گرد گھومتا ہے۔

لاگرلووکی ایک غیر افسانوی تصنیف "Zachris Topelius" کے نام سے ۱۹۲۰ میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب دراصل سویڈن کے معروف شاعر، ناول نگار اور مورخ ٹوپیلیس (Zachris Topelius) کی سوانح ہے۔

لاگرلوو نے ماربکا "Marbacka" کے نام سے آپ بیتی لکھی۔ اس آپ بیتی کی خاص بات اس کا افسانوی طرز ہے۔ لاگرلوو نے یہ آپ بیتی صیغہ واحد متکلم میں نہیں لکھی۔ انھوں نے خود کو ماربکا میں رہنے والی ایک چودہ سالہ لڑکی فرض کرکے کہانی ناول کی طرز پر یہ آپ بیتی تحریر کی ہے۔

"The Löwensköld Ring" لاگرلووکا ایک ناول ہے جو ۱۹۲۵ میں شائع ہوا۔ اس ناول کا انگریزی ترجمہ فرانسسکا مارٹن نے "The General's Ring" کے نام سے ۱۹۲۸ میں کیا۔ لاگرلوو ایک ناول "Anna Svärd" ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا۔ اس ناول کا انگریزی ترجمہ ویلما سوانسٹن ہاورڈ نے اس کے اصل عنوان کے

تحت ہی ۱۹۳۱ء میں کیا۔

لاگرلوو کی ایک تصنیف "Ett Barns Memoarer" کے نام سے ۱۹۳۰ میں منظر عام پر آئی۔ یہ بھی لاگرلوو کے بچپن کی یادداشتیں ہیں۔ وہ وقت جو اس نے اپنے خاندانی گھر ماربکا (Herrgården Mårbacka) میں گزارا۔ اس کے والدین، دادادادی، بچپن، جذبات، احساسات سب اس تصنیف میں جمع ہیں۔ لاگرلوو کو اپنے والدین خصوصی طور پر اپنے والد اور آبائی گھر سے بہت محبت تھی لاگرلوو کی کم عمری میں اس کے باپ کی وفات ہوئی تو قرض اتارنے کے لیے ۱۸۸۰ میں آبائی گھر فروخت کرنا پڑا۔ لیکن ان کی کئی تصانیف اس گھر کی یادداشتوں اور اپنے والد سے محبت پر مشتمل ہے۔ شہرت اور مالی استحکام کے بعد لاگرلوو اس قابل ہو گئی کہ انھوں نے ۱۹۰۴ میں اپنے والد کا یہ گھر دوبارہ خرید لیا۔ نوبیل انعام وصول کرتے ہوئے انھوں نے جو خطبہ دیا اس سے ان کی اپنے والد کے ساتھ محبت کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ خطبے کے آغاز میں وہ کہتی ہیں:

> "But then I thought of my father and felt a deep sorrow that he should no longer be alive, and that I could not go to him and tell him that I had been awarded the Nobel Prize. I knew that no one would have been happier than he to hear this. Never have I met anyone with his love and respect for the written word and its creators, and I wished that he could have known that the Swedish Academy had bestowed on me this great Prize. Yes, it was a deep sorrow to me that I could not tell him."[4]

لاگرلوو کے نوبیل خطبے کا بیشتر حصہ ان کے والد کے گرد گھومتا ہے۔ یہ خطبہ ایک بیٹی کا نوبیل انعام جیسا بڑا اعزاز ملنے پر اپنے والد (مرحوم) سے ایک طرح کا مکالمہ ہے:

> "Father, for it was all your fault right from the beginning. Do you remember how you used to play the piano and sing Bellman's songs to us children and how, at least twice every winter, you would let us read Tegnér and Runeberg and Andersen? It was then that I first fell into debt. Father, how shall I ever repay them for teaching me to love fairy tales and sagas of heroes, the land we live in and all of our human life, in all its wretchedness and glory?"[5]

آج ورملینڈ میں واقع اس گھر کو حکومت نے ایک میوزیم کی شکل دے دی ہے جس میں لاگرلوو کی یادوں کو استعمال شدہ چیزوں کو محفوظ کیا گیا ہے۔

سیلما لاگرلوو کی سوانح پر مشتمل ایک اور تصنیف "Dagbok For Selma Lagerlof" یعنی The Diary of Selma Lagerlof ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی۔

لاگرلوو کی نجی زندگی کو دیکھیں تو اپنے خاندان کے بعد جس شخصیت سے انھیں بہت لگاؤ تھا وہ ان کی دوست سوفی ایلکن (Sophie Elkan) تھی۔ سوفی خود بھی ادیبہ اور ناول نگار تھیں ان کے تاریخی ناول بہت معروف ہوئے۔ ۱۸۹۴ء میں لاگرلوو کی ملاقات سوفی ایلکن سے ہوئی اور دونوں بہت اچھی دوست بن گئیں۔ لاگرلووکے سوفی کے نام لکھے جانے والے خطوط Du lär mig att bli fri (You Teach Me to Be Free) کے نام سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئے۔ لاگرلوو نے اٹلی، یروشلم اور مصر کے اسفار بھی سوفی کے ہمراہ کیے۔ لاگرلوو نے اپنا معروف ناول "یروشلم" بھی سوفی کے نام کچھ یوں معنون کیا:

"Sophie Elkan, my companion in life and letters"

باقر نقوی اپنی تصنیف "نوبیل ادبیات" (جسے ۲۰۱۱ میں یوبی ایل لٹریری ایوارڈ سے بھی نوازا گیا) میں سوفی ایلکن کو مرد قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "سلما نے اپنے ایک ہم عصر مصنف سوفی ایلکان Sophie Elkan سے شادی کر لی۔ وہ دونوں فالون Falun نامی بستی میں منتقل ہو گئے جہاں دونوں نے اپنی بقیہ ساری زندگی بسر کی۔ سِلما نے اپنے شوہر کے ساتھ اٹلی اور سسلی کا سفر کیا جس کے بعد اس نے سسلی کے بارے میں ایک اشتراکی ناول The Miracles of Antichrists لکھا۔"[۹]

حال آں کہ حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ سیلما نے کسی مرد سے شادی نہ کی۔ ان کی زندگی کا مطالعہ کریں تو دو خواتین کے ساتھ اس کا گہرا اور جذباتی تعلق نظر آتا ہے ایک سوفی ایلکن اور دوسری ویلبرگ اولینڈر۔ کرسٹن منک (Kerstin Munck) کے مطابق:

> "Lagerlöf's letters to Sophie Elkan, You Teach Me to Be Free (Du lär mig att bli fri), published in 1992, tell a passionate love story that began in 1894 and apparently remained the most important relationship of Lagerlöf's life

until Elkan's death in 1921··· Other women, however, also competed for the novelist's favors. Valborg Olander, who taught at the teacher's college in Falun, was probably Elkan's most important rival. LagerlÖf's relationship with Olander precipitated scenes of jealousy, according to the letters."[7]

یہ تعلق سوفی ایلکن کی موت کے ساتھ ۱۹۲۱تک جاری رہا۔ سوفی کی موت کے بعد لاگرلوو نے اس کی سوانح عمری لکھنا شروع کی جو اس کی موت کے باعث ممکن نہ ہو سکی۔

لاگرلوو کی تخلیقات کی بہت پذیرائی ہوئی انھیں کئی انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ انھیں دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ سیلما لاگرلوو ڈاٹ او آر جی کے مطابق:

"Selma LagerlÖf achieved world fame and her works have been translated into many foreign languages. Nils Holgersson's wonderful journey has been translated into around 60 languages and GÖsta Berling's saga into around 50. New translations are still being made; so, for example, GÖsta Berling's saga has recently been published in Greek."[8]

انھوں نے سویڈش اکیڈمی سے ۱۹۰۴ء میں گول میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۰۷ میں سویڈن کی بڑی جامعہ اُپسالا یونیورسٹی نے انھیں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی۔ ۱۹۰۹ میں وہ ادب کا نوبل انعام حاصل کر نے والی پہلی خاتون بن گئیں۔ ۱۹۱۴ء میں لاگرلوو سویڈش اکیڈمی کی پہلی خاتون ممبر مقرر ہوئیں:

"Five years later, in 1914, that august body elected Doctor LagerlÖf into their fellowship, and she is thus the only woman among those eighteen "immortals."[9]

لاگرلوو کو سویڈن کے ادیبوں میں اتنی نمایاں اور ممتاز کیسے حاصل ہوئی۔ اس سوال کا جواب تلاش لاگرلوو کی انفرادیت تھی۔ انھوں نے اس دور میں لکھنا شروع کیا جب حقیقت نگاری کی تحریک عروج پر تھی۔ جب کہ لاگرلوو آئیڈیلزم کی قائل تھی۔ انھوں نے حقیقت نگاری کی تحریک سے الگ ایک جداگانہ تخیلاتی اور رومانوی اسلوب اختیار کیا جسے بہت زیادہ سراہا گیا۔ انھوں نے سویڈن کی دہقانی زندگی اور مناظر فطرت کو اپنے فکشن کا موضوع بنایا۔ سویڈن کی تاریخ و تہذیب اور لوک دانش کو جادوئی حقیقت نگاری کے

ذریعے ایک منفرد انداز میں اپنے فکشن میں پیش کیا۔ بقول باقر نقوی:

> "لیگر لوف کے کام کی جڑیں نارڈی داستانوں اور تاریخ میں بہت گہری ہیں۔ اس نے لکھنا شروع کیا تو حقیقت نگاری اپنے عروج پر تھی اور اس تحریک سے انحراف مشکل نظر آتا تھا۔ لاگرلوو نے نہ صرف اس تحریک کو نہیں اپنایا بلکہ شمالی سویڈن کی دہقانی زندگی اور فطری مناظر پر تحریروں میں رومانوی اور تخیلاتی اسلوب اختیار کیا۔"[۱۰]

لاگرلوو کی جنگ مخالف اور انسان دوست نظریات کی حامل تھیں۔ دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو اس نے نازیوں کے ظلم و ستم سے خوفزدہ ہو کر جرمنی چھوڑنے والے کئی اہل قلم اور فنکاروں کی مدد کی۔ انھوں نے مشہور شاعر نیلی سکیس Nelly Sachs کے لیے اپنے ملک سویڈن کے ویزے کا بندوبست کر کے اسے ڈیتھ کیمپ سے بچایا۔ اس طرح ان کی زندگی میں جنگ سے متاثرہ لوگوں کے لیے ہمدردی کے جذبات ملتے ہیں۔ جب فن لینڈ کو سوویت جارحیت کا سامنا کرنا پڑا تو لاگرلوو نے نوبیل انعام کے طور پر ملنے والا اپنا طلائی تمغہ جنگ کے فنڈ میں جمع کرا دیا۔ وہ ہمہ وقت جنگ سے متاثرہ لوگوں کے لیے مختلف امدادی کاموں میں حصہ لیتی رہیں اور جنگ کے خلاف لکھتی رہیں۔ اسی جدوجہد کے دوران ۱۶ مارچ ۱۹۴۰ کو لاگرلوو دل کا دورہ پڑنے سے ماربکا سویڈن میں انتقال کر گئی۔

حوالہ جات:

1. https://www.nobelprize.org/prizes/literature/1909/lagerlof/biographical/ dated 20-02-2023
2. https://www.goodreads.com/en/book/show/2053332#CommunityReviews dated 03-02-2023
3. Kenzaburo Oe - Nobel Lecture: *Japan, The Ambiguous, and Myself* (nobelprize.org) dated 25-01-2023
4. https://www.nobelprize.org/prizes/literature/1909/lagerlof/speech/ dated 01-03-2023
5. https://www.nobelprize.org/prizes/literature/1909/lagerlof/speech/dated dated 01-03-2023

۶۔ باقر نقوی، نوبیل ادبیات (کراچی: اکادمی بازیافت، ۲۰۰۹ء)، ۲۱۔

6. http://www.glbtq.com/literature/lagerlof_s.html dated 05-03-2023
7. https://www.selmalagerlof.org/selma.php dated 07-03-2023
8. Selma Lagerlof, *Jerusalem* (Sweden: Bonnier publishers, 1901), Introduction.

۱۰۔ خالد اقبال یاسر، نوبل انعامات کے ایک سو تین سال (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۴ء)، ۸۴۔